بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابِ مستطاب

الشّافی

کتابُ الحج و کتابُ الجہاد

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ ابن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنّف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

بطنه، ثمّ أتى الحجر فقبّله و مسحه وخرج إلى المقام فصلّى خلفه ثمّ مضى ولم يعد إلى البيت و كان وقوفه على الملتزم بقدر ماطاف بعض أصحابنا سبعة أشواط و بعضهم ثمانية.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن أبان، عن أبي إسماعيل قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: هوذا أخرج جعلت فداك فمن أين اُودّع البيت؟ قال: تأتي المستجار بين الحجر والباب فتودعه من ثمّ ثمّ تخرج فتشرب من زمزم ثمّ تمضي، فقلت: أصبُّ على رأسي؟ فقال: لاتقرب الصبّ.

٥ ـ الحسين بن محمّد، عن محمّد بن أحمد النهديّ، عن يعقوب بن يزيد، عن عبدالله بن جبلة، عن قثم بن كعب قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: إنّك لتدمن الحجّ؟ قلت: أجل، قال: فليكن آخر عهدك بالبيت أن تضع يدك على الباب وتقول: «المسكين على بابك فتصدّق عليه بالجنّة».

باب ۲۰۲

وداعِ بیت

۱۔ فرمایا جب مکہ سے جانا ہو تو کعبہ کو اس طرح رخصت کرو کہ سات بار طواف کرو اور اگر ممکن ہو تو استلام حجر کرو اور رکن کا ہر شوط پر، ورنہ جہاں سے شروع کرو وہیں پر ختم کرو پھر مستجار آؤ اور وہی کرو جو مکہ آنے کے دن کیا تھا اور اپنے لئے دعا کرو اور استلام حجر کرو اور اپنا شکم بیت سے ملو، اپنا ہاتھ حجر پر رکھو اور دوسرا باب سے ملے ہوئے حصہ پر، خدا کی حمد و ثنا اور درود کے بعد کہو۔

«اللّهمّ صلّ على محمّد عبدك ورسولك و نبيّك و أمينك و حبيبك ونجيّك وخيرتك من خلقك اللّهمّ كما بلّغ رسالاتك وجاهد في سبيلك وصدع بأمرك و اُوذي في جنبك و عبدك حتّى أتاه اليقين، اللّهمّ اقلبني مفلحاً منجحاً مستجاباً لي بأفضل مايرجع به أحدٌ من وفدك من المغفرة والبركة والرّحمة والرّضوان والعافية، اللّهمّ إن أمتّني فاغفرلي و إن أحييتني فارزقنيه من قابل، اللّهمّ لاتجعله آخر العهد من بيتك، اللّهمّ إنّي عبدك و ابن عبدك و ابن أمتك، حملتني على دوابّك و سيّرتني

في بلادك حتّى أقد منني حرمك و أمنك وقد كان في حسن ظنّي بك أن تغفرلي ذنوبي فإن كنت قد غفرت لي ذنوبي فازدد عنّي رضا و قرّبني إليك زلفى و لا تباعدني و إن كنت لم تغفر لي فمن الآن فاغفرلي قبل أن تنأى عن بيتك داري فهذا أوان انصرافي إن كنت أذنت لي غير راغب عنك ولا عن بيتك ولا مستبدل بك و لا به ، اللّهمّ احفظني من بين يديّ و من خلفي وعن يميني و عن شمالي حتّى تبلّغني أهلي فإذا بلّغتني أهلي فاكفني مؤونة عبادك و عيالي فإنّك وليّ ذلك من خلقك و منّي » .

پھر زم زم پر آؤ اس کا پانی پیو پھر چلتے ہوئے کہو

آئبون تائبون عابدون لربّنا حامدون إلى ربّنا راغبون إلى الله راجعون إن شاء الله

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام جب کعبہ کو رخصت کر کے مسجد الحرام سے نکلتے تو بر شوط مسجد کے پاس دیر تک سجدہ میں رہتے پھر کھڑے ہوتے اور وہاں سے نکلتے۔ (حسن)

۲۔ میں نے دیکھا امام رضا علیہ السلام کو کہ جب وداع کر کے باب مسجد سے نکلتے تو سجدہ میں جاتے پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کہتے

« اللّهمّ إنّي أنقلب على ألّا إله إلّا أنت

۳۔ میں نے حضرت کو ۲۲۵ھ میں کعبہ وداع کرتے ہوئے بلندیٔ آفتاب کے وقت دیکھا کہ آپ نے بیت کا طواف کیا رکن یمانی کو ہر شوط کے بعد آغوش میں لیا ساتویں شوط پر اسے بھی آغوش میں لیا اور حجر اسود کو بھی اور ہاتھ سے مسح کر کے ہاتھ منہ پر پھیرا پھر مقام ابراہیم پر آئے اس کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر پشت کعبہ پر ملتزم کے پاس آئے اور اپنے شکم پر سے کپڑا ہٹا کر کعبہ کو لپٹ گئے پھر وہاں ٹھہرے طویل عرصہ تک دعا کرتے رہے پھر باب الحناطین سے نکلے میں نے ۲۱۷ھ میں یہ دیکھا۔ حضرت نے بیت کو رات میں رخصت کیا رکن یمانی کو آغوش میں لیا اور حجر مستطیل کو اوپر سے لیا شکم مبارک کو کھولا اور حجر کے پاس آ کر بوسہ دیا اور مس کیا پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز اس کے پیچھے پڑھی پھر چلے اور بیت کی طرف لوٹے نہیں، آپ کا قیام ملتزم پر اتنی دیر تھا جتنی دیر سات یا آٹھ بار طواف کیا جائے (ح)

۴۔ میں نے کہا بیت کو کہاں سے رخصت کیا جائے فرمایا مستجار کے پاس آؤ جو حجر اور باب کے درمیان ہے یہاں سے رخصت کرو پھر زم زم پر آؤ اس کا پانی پیو، میں نے کہا سر پر بھی چھڑک لوں فرمایا نہیں (ح)

۵۔ فرمایا تم دوامی حج چاہتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا تو حج تمام کرنے کے بعد سب سے آخر میں یہ کرو کہ اپنا ہاتھ دروازہ پر رکھ کر کہو مسکین بندہ تیرے دروازہ پر ہے پس اسے جنت عطا کر (مجہول)

﴿باب ۲۰۳﴾

﴿ مايستحب من الصدقة عند الخروج من مكة ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبي ، عن معاوية بن عمّار ، و حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : ينبغي للحاجّ إذا قضى نسكه و أراد أن يخرج أن يبتاع بدرهم تمراً يتصدّق به فيكون كفّارة لما لعلّه دخل عليه في حجّه من حكّ أو قمّلة سقطت أو نحو ذلك .

٢ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عمّن ذكره ، عن أبان ، عن أبي بصير قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا أردت أن تخرج من مكّة فاشتر بدرهم تمراً فتصدّق به قبضة قبضة ، فيكون لكلّ ماكان منك في إحرامك وماكان منك بمكّة .

باب ۲۰۳

مکّہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے

۱۔ فرمایا حج کرنے والا جب ارکان حج ادا کر چکے اور چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرمے خریدے اور تصدق کردے یہ کفارہ ہے اس کوتاہی کا جو حج میں واقع ہوگئی ہو، جیسے بدن کو کھجانا، جوں کا بدن سے گر جانا وغیرہ (حسن)

۲۔ فرمایا جب مکہ سے چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرمے خریدو اور ایک ایک مٹھی صدقہ دو تاکہ احرام میں یا مکہ کے قیام میں اگر کوئی چوک ہوگئی ہو تو اس کا کفارہ ہو جائے (مرسل)

﴿ باب ۲۰۴ ﴾

﴿ مايجزيء من العمرة المفروضة ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا استمتع الرّجل بالعمرة فقد قضى ماعليه من فريضة العمرة .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن العمرة أواجبة هي ؟ قال : نعم ، قلت : فمن تمتّع يجزىء عنه ؟ قال : نعم .

باب ۲۰۴

عمرۂ مفروضہ میں کیا کافی ہے

۱۔ فرمایا جب حج تمتع کا عمرہ پورا ہو گیا تو فریضہ عمرہ سے جو اس پر واجب ہے وہ پورا ہو گیا۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا کیا عمرہ واجب ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا جو حج تمتع کرے اس کے لئے یہ عمرہ کافی ہوگا فرمایا ہاں (م)

﴿باب ۲۰۵﴾

☼(العمرة المبتولة)☼

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنَّ عليّاً عليه السلام كان يقول : في كلِّ شهر عمرة .

٢ ـ أبوعليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في كتاب عليٍّ عليه السلام : في كلِّ شهر عمرة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عليِّ بن أبي حمزة قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن رجل يدخل مكّة في السنة المرَّة أو المرَّتين أو الأربعة كيف يصنع ؟ قال : إذا دخل فليدخل ملبّياً و إذا خرج فليخرج محلّاً ؛ قال : ولكلِّ شهر عمرة ، فقلت : يكون أقلَّ ؟ قال : لكلِّ عشرة أيّام عمرة ، ثمَّ قال : و حقّك لقد كان في عامي هذه السنة ستَّ عمر ، قلت : لم ذاك ؟ فقال : كنت مع محمّد بن إبراهيم بالطائف فكان كلّما دخل دخلت معه .

باب ۲۰۵

وہ عمرہ جو حج سے علیحدہ کیا جائے

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر مہینے میں عمرہ ہو سکتا ہے۔ (م)

۲۔ فرمایا کتاب علی میں ہے کہ ہر ماہ میں عمرہ ہے۔ (م)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص مکہ میں داخل ہوتا ہے ایک سال کے اندر ایک بار دو بار یا چار بار

تو وہ کیا کرے۔ فرمایا داخل ہو لبیک کہہ کر اور نکلے محل ہو کر اور فرمایا ہر مہینہ عمرہ ہے۔ میں نے کہا اس سے کم مدت بھی ہے فرمایا دس دن میں ایک عمرہ پھر فرمایا تیرے حق کی قسم میں نے چھ عمرے کئے ہیں میں نے کہا وہ کیسے فرمایا میں محمد بن ابراہیم کے ساتھ طائف میں تھا جب وہ مکہ آیا میں بھی اس کے ساتھ آیا۔ (حز)

﴿باب ۲۰۶﴾

☆(العمرة المبتولة في أشهر الحج)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : لابأس بالعمرة المفردة في أشهر الحجّ ثمَّ يرجع إلى أهله .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : لابأس بالعمرة المفردة في أشهر الحجّ ثمَّ يرجع إلى أهله إن شاء .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليمانيّ ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن رجل خرج في أشهر الحجّ معتمراً ثمَّ رجع إلى بلاده ، قال : لابأس و إن حجَّ في عامه ذلك و أفرد الحجَّ فليس عليه دم فإنَّ الحسين بن عليّ عليهما السلام خرج قبل التروية بيوم إلى العراق وقد كان دخل معتمراً .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن معاوية ابن عمّار قال : قلت لأبي‌عبدالله عليه السلام : من أين افترق المتمتّع و المعتمر ؟ فقال : إنَّ المتمتّع مرتبط بالحجّ والمعتمر إذا فرغ منها ذهب حيث شاء وقد اعتمر الحسين بن عليّ عليهما السلام في ذي‌الحجّة ثمَّ راح يوم التروية إلى العراق والناس يروحون إلى منى ولابأس بالعمرة في ذي‌الحجّة لمن لايريد الحجَّ .

باب ۲۰

عمرہ مقطوعہ ماہ حج میں

۱۔ فرمایا اگر ماہ حج میں صرف عمرہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں عمرہ کے بعد اپنے گھر لوٹ آئے۔ (ح)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے (ض)

۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص حج کے مہینے میں عمرہ کرتا ہے اور پھر اپنے شہر کو لوٹ جاتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں اگر اسی سال حج کرے اور علیحدہ حج کرے تو اس پر قربانی نہیں۔ امام حسین علیہ السلام یوم ترویہ سے ایک دن قبل عازم عراق ہوئے اور آپ عمرہ بجالائے۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا کہاں سے افتراق ہوتا ہے۔ متمتع اور معتمر میں فرمایا تمتع کرنے والا مرتبط ہے حج سے اور عمرہ کرنے والا فارغ ہو کر جہاں چاہے جا سکتا ہے امام حسین علیہ السلام نے عمرہ کیا ذی الحجہ میں پھر یوم ترویہ راہی عراق ہوئے رجوع کا ارادہ نہ کرے وہ ذی الحجہ میں عمرہ بجالائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مجہول)

﴿باب ۲۰﴾

☆(الشهور التى تستحب فيها العمرة ومن أحرم فى شهر وأحل فى اخر)☆

۱ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد، عن حمّاد بن عثمان، عن الوليد بن صبيح قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: بلغنا أنّ عمرة في شهر رمضان تعدل حجّة، فقال: إنّما كان ذلك في امرأة وعدها رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لها: اعتمري في شهر رمضان فهي لك حجّة.

۲ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ و أحمد بن محمّد جميعاً، عن عليّ بن مهزيار، عن عليّ بن حديد قال: كنت مقيماً بالمدينة في شهر رمضان سنة ثلاث عشرة و مائتين فلمّا قرب الفطر كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام أسأله عن الخروج في عمرة شهر رمضان أفضل، أو اُقيم حتّى ينقضي الشهر وأُتمّ صومي؛ فكتب إليّ كتاباً قرأته بخطّه سألت رحمك الله عن أيّ العمرة أفضل عمرة شهر رمضان أفضل يرحمك الله.

۳ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن ابن بكير، عن عيسى

الفرّاء، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أهلّ بالعمرة في رجب وأحلّ في غيره كانت عمرته لرجب وإذا أهلّ في غير رجب وطاف في رجب فعمرته لرجب.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن حمّاد بن عثمان قال: كان أبوعبدالله عليه السلام إذا أراد العمرة انتظر إلى صبيحة ثلاث وعشرين من شهر رمضان ثمّ يخرج مهلاً في ذلك اليوم.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختريّ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أحرم في شهر وأحلّ في آخر فقال: يكتب له في الّذي قدنوى أو يكتب له في أفضلهما.

٦ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المعتمر يعتمر في أيّ شهور السنة شاء وأفضل العمرة عمرة رجب.

٧ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أبان بن عثمان، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: العمرة بعد الحجّ؟ قال: إذا أمكن الموسى من الرأس.

باب ۲

عمرہ کے مہینے

۱۔ میں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے فرمایا یہ تھا اس عورت کے لیے جس سے رسول اللہ نے وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ تو ماہ رمضان میں عمرہ کر وہ تیرے ایک حج کے برابر ہوگا۔ (ض)

۲۔ میں ماہ رمضان میں ۱۳۱۲ھ میں مدینہ میں مقیم تھا جب عید الفطر کا وقت قریب آیا تو میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا میں ماہ رمضان میں عمرہ جا کر کروں یا عید تک یہیں رہ کر روزے پورے کروں کون ان میں افضل ہے حضرت نے اپنے قلم سے تحریر کیا کہ شہر رمضان کے عمرہ سے افضل کون سا عمرہ ہو سکتا ہے۔ (ض)

۳۔ فرمایا جب رجب میں عمرہ کا اہلال کرے اور محل ہو اس کے غیر میں تو اس کا عمرہ رجب میں شامل ہوگا اور اگر اہلال غیر رجب میں کرے اور طواف کرے رجب میں تو عمرہ رجب ہوگا۔ (مجہول)

۴۔ حضرت جب عمرہ کا ارادہ کرتے تو ۲۳ ویں رمضان کا انتظار کرتے پھر تشریف لے جاتے۔ (ضـ)

۵۔ پوچھا حضرت سے اس شخص کے متعلق جو احرام باندھے ایک مہینے میں اور کھولے دوسرے مہینے میں، فرمایا لکھا جائے گا اس مہینہ میں جس میں نیت کی ہے یا اس میں جو افضل ہوگا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا عمرہ جس ماہ میں چاہے کرے مگر افضل وہ ہے جو رجب میں ہو۔

۷۔ میں نے کہا عمرہ (مفردہ) حج کے بعد کرے جب سر کے لئے استرہ مل جائے (ضـ)

﴿باب ۲۰۸﴾

☆(قطع تلبية المحرم وما عليه من العمل)☆

١ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن مرازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يقطع صاحب العمرة المفردة التلبية إذا وضعت الإبل أخفافها في الحرم .

٢ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يقطع تلبية المعتمر إذا دخل الحرم .

٣ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اعتمر من التنعيم فلا يقطع التّلبية حتّى ينظر إلى المسجد .

٤ - الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إذا قدم المعتمر مكّة و طاف و سعى فإن شاء فليمض على راحلته وليلحق بأهله .

٥ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : العمرة المبتولة يطوف بالبيت و بالصفا والمروة ثمّ يحلّ فإن شاء أن يرتحل من ساعته ارتحل .

٦ - أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يجيء معتمراً عمرة مبتولة قال : يجزئه إذا طاف بالبيت و سعى بين الصفا والمروة و حلق أن يطوف طوافاً واحداً بالبيت ومن شاء أن يقصّر قصّر .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن إبراهيم بن عبدالحميد ، عن عمر أو غيره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المعتمر يطوف ويسعى و يحلق قال : ولابدّ له بعد الحلق من طواف آخر .

٨ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعيل بن رياح ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن مفرد العمرة عليه طواف النساء ؟ قال : نعم .

٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى قال : كتب أبوالقاسم مخلد بن موسى الرّازيّ إلى الرّجل يسأله عن العمرة المبتولة هل على صاحبها طواف النساء و العمرة الّتي يتمتّع بها إلى الحجّ فكتب أمّا العمرة المبتولة فعلى صاحبها طواف النساء و أمّا الّتي يتمتّع بها إلى الحجّ فليس على صاحبها طواف النساء .

باب ۲۰۸

قطع تلبیہ محرم

۱۔ فرمایا عمرہ مفردہ والا تلبیہ کو قطع کرے حرم میں پہنچ کر اونٹ کے چمڑے کے موزے اتار لئے جائیں (حسن)

۲۔ فرمایا جب عمرہ کرنے والا حرم میں داخل ہو تو تلبیہ قطع کرے

۳۔ جو عمرہ کا احرام منزل تنعیم سے باندھے جب تک اسے مسجد الحرام نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے (حسن)

۴۔ جب عمرہ کے لئے مکہ آئے اور طواف وسعی کرے تو پھر چاہے تو اپنی سواری لیکر اور اپنے اہل وعیال سے جا ملے (ض)

۵۔ عمرہ مفردہ والا طواف بیت وسعی صفا ومروہ کے بعد محل ہو جاتا ہے اگر چاہے تو چلا جائے۔ (ض)

۶۔ جو عمرہ مفردہ کے لئے آئے تو اس کے لئے کافی ہے طواف بیت اور سعی صفا ومروہ اور سر منڈوانا اور بیت کا ایک طواف اگر چاہے تو تقصیر کرے۔ (ص)

۷۔ عمرہ والا طواف کرے سعی کرے سر منڈوائے اور اس کے بعد طواف آخر کرنا ضروری ہے۔ (مجہول)

۸۔ میں نے کہا عمرہ مفردہ والا طواف نساء کرے فرمایا ہاں۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا عمرہ مفردہ والے پر طواف نساء ہے اور عمرہ تمتع والے پر نہیں۔ (ص)

أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : نكون بمكّة أو بالمدينة أو الحيرة أو المواضع الّتي يرجى فيها الفضل فربّما خرج الرّجل يتوضّأ فيجيىء آخر فيصير مكانه قال : من سبق إلى موضع فهو أحقّ به يومه وليلته .

٣٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبدالله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أماط أذى عن طريق مكّة كتب الله له حسنة ومن كتب له حسنة لم يعذّبه .

٣٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايزال العبد في حدّ الطواف بالكعبة مادام حلق الرأس عليه .

٣٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن إبراهيم التيملي ، عن عليّ بن أسباط ، عن رجل من أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان أيّام الموسم بعث الله عزّ وجلّ ملائكة في صور الآدميّين يشترون متاع الحاجّ والتجّار ، قلت : فما يصنعون به ؟ قال : يلقونه في البحر .

٣٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن الحسين بن مسلم ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : يوم الأضحى في اليوم الّذي يصام فيه ويوم العاشوراء في اليوم الّذي يفطر فيه .

باب ۲۱۱

نوادر

۱۔ فرمایا حرم کی زمین بلند ہونے کی وجہ سے پانی بہتا ہے حِل کی طرف اور حِل کا پانی بہہ کر حرم کی طرف نہیں آتا (حسن)
علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں اس حدیث کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح مقام حرم کو مقام حِل پر صوری بلندی حاصل ہے اسی طرح محمد و آل محمد کو عوام الناس پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔ (حسن)

۲۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد الحرام کے ایک طرف حاضر تھا اور بہت سے لوگ کعبہ کے گرد تلبیہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا کیا تم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو تلبیہ کر رہے ہیں خدا کے نزدیک ان کی آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بُری ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص بغیر ارادہ حج، حج یا عمرہ کا تلبیہ کرے فرمایا بیکار ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا ان لوگوں کے متعلق جو حج افراد کریں کہ جب مکہ آئیں اور بیت کا طواف کریں تو محل ہوئے اور جب تلبیہ کریں تو احرام میں ہوئے اسی طرح کبھی کشادگی کبھی بندش، یہاں تک کہ وہ منیٰ کی طرف جائیں بغیر حج و عمرہ کے۔ (حسن)

۵۔ محمد بن اسماعیل نے ۱۶۰ھ میں لوگوں کے ساتھ حج کیا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام اپنے خچر سے گر پڑے اسمٰعیل ٹھہر ٹھہر گئے حضرت نے فرمایا تم چلو امام توقف نہیں کرتا۔ (ض)

۶۔ میں نے کہا آپ فرماتے ہیں منیٰ میں قیام کے متعلق جبکہ لوگ چلدیں فرمایا جب مناسک ادا کر لئے تو جب تک چاہو ٹھہرو جب چاہو چل دو۔ (مجہول)

۷۔ ایک شخص نے مسجد الحرام میں حضرت سے پوچھا سب سے زیادہ گنہگار کون ہے فرمایا جو ان دونوں موقفوں عرفہ و مزدلفہ میں وقوف کرے اور ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرے اور بیت اللہ کا طواف کرے اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے پھر اپنے دل میں کہے یا گمان کرے کہ اللہ اس کے گناہ نہیں بخشے گا یہ سب سے بڑا گنہگار ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے۔ (مرسل)

۸۔ ہم ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھے لوگوں نے پانی کا ذکر کیا مکہ کے راستہ میں اور اس کے وزن کا۔ فرمایا اتنا بار نہ ہو کہ اگر جدا گانہ اونٹ پر لادا جائے کہ پانی کے سوا اور کچھ اس پر نہ ہو۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا جو کوئی تین سال پے در پے حج کرلے تو پھر حج کرے یا نہ کرے وہ بمنزلہ دوامی حج کرنے والوں کے ہوجاتا ہے اور مدمن الحج سے مراد وہ ہے کہ جب موقع پائے حج کرلے جیسے دائم الخمر کہ جب اسے کہیں شراب ملے پی لے۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا جو سواری پر بیٹھے اسے چاہیے کہ وصیت کرے۔ (ص)

۱۱۔ فرمایا قریش ان بتوں پر جو کعبہ کے گرد تھے مشک و عنبر ملتے تھے یغوث بت دروازہ بیت کے سامنے تھا یعوق کعبہ کے داہنی طرف اور نسر بائیں طرف تھا۔

اور جب حرم میں داخل ہوتے تو یغوث کو سجدہ کرتے اس کے سامنے جھکتے نہ تھے پھر نسر کی طرف آکر کہتے لبیک لبیک الخ خدا نے ایک مکھی کو بھیجا جو سبز رنگ کی اور چار پیروں والی تھی وہ سارا مشک و عنبر چاٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

اے لوگو یہ ایک مثال ہے اسے کان لگا کر سنو! اللہ کے سوا وہ جن کو پکارتے ہیں انھوں نے تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کی۔ اگر وہ سب جمع ہو کر بھی چاہیں تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ مکھی اگر ان کی کوئی چیز لے اڑے تو وہ اس کو اس سے لے نہیں سکتے کتنے کمزور ہیں طالب و مطلوب (ض)

۱۲۔ موسم حج کی امیری امیر حاج سے متعلق ہے نہ امیر مکہ سے (ح)

۱۳۔ حضرت ابوعبداللہ نجاست خور اونٹوں پر حج و عمرہ کرنا مکروہ جانتے تھے (ض)

۱۴۔ جو شخص عرفات میں مر جائے اسے حرم میں لا کر دفن کرنا افضل ہے (ض)

۱۵۔ فرمایا اس آیت کے متعلق " ثم لیقضوا تفثہم پھر اپنی نجاست دور کریں "، یعنی جب تک احرام میں ہے ناخن کٹوانا بدن کے زیادہ بال صاف کروانا وغیرہ اور جب مکہ میں آئے تو ذکر الٰہی کرے تاکہ ان فروگزاشتوں کا کفارہ ہو جائے جو بحالت احرام ہو گئی ہوں۔ (مرسل)

۱۶۔ فرمایا حضرت نے جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو کعبہ کو مسجد رسولؐ اور مسجد کوفہ کو اس کی اصل بنیادوں پر لائیں گے ابوبصیر نے کہا اس جگہ تک جو مسجد سے متعلق تھی۔ (مرسل)

۱۷۔ فرمایا جو کوئی حرمین سے سورج بلند ہونے کے بعد قبل نماز ظہر و عصر پڑھنے کے چل دے اسے پیچھے سے پکارنے والا کہے گا اللہ تیرا بھلا نہ کرے۔ (مجہول)

۱۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی کنیز تحفہ میں دیا تو وہ کیا کرے فرمایا میرے والد (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنی کنیز کعبہ کی نذر کی تھی حضرت نے فرمایا چاہے اس کی قیمت خود دے یا بیچ ڈالے۔ پھر اس سے کہو کہ حجر کے پاس کھڑے ہو کر ندا کرے، جس کے پاس نفقہ نہ رہا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا کھانا ختم ہو گیا ہو وہ فلاں بن فلاں کے پاس آئے پس پہلے آنے والوں کو دیا جائے تا اینکہ جاریہ کی قیمت ختم ہو جائے۔ (مجہول)

۱۹۔ پوچھا ایک عورت یوم عرفہ بچہ جنتی ہے تو کیا کرے آیا اس کی طرف سے طواف کرے۔ فرمایا کچھ نہیں کرنا۔ (مجہول)

۲۰۔ میں نے کہا میرے پاس ایک موٹا تازہ مینڈھا ذبح کرنے کے لئے تھا میں نے اسے پکڑ کر لٹایا تو دیکھنے لگا مجھے اس پر رحم آیا اور دل میں نرمی پیدا ہوئی مگر میں نے اسے ذبح کر دیا۔ فرمایا میں تمہارے لئے اسے اچھا نہیں سمجھتا کسی پالتو جانور کو ذبح نہ کرو۔ (مجہول)

۲۱۔ میں نے کہا میرا ایک شخص کے پاس مال ہے اور اس کا پتہ نہیں فرمایا جب تم مکہ پہنچو تو حضرت عبدالمطلب، حضرت ابوطالب حضرت عبداللہ، حضرت آمنہ، حضرت فاطمہ بنت اسد ہر ایک کے نام سے طواف کرو اور ہر ایک طواف کے بعد ان کی طرف سے دو رکعت نماز پڑھو پھر خدا سے دعا مانگو روپیہ مل جائے گا۔

راوی کہتا ہے میں نے یہ عمل کیا پھر جب میں باب صفا سے نکلا تو میرا قرضدار کھڑا ہوا تھا اس نے کہا اے داؤد میں تمہاری وجہ سے رکا ہوا ہوں آؤ اپنا مال لے لو۔ (مجہول)

۲۲۔ ہم مکہ میں تھے کہ قربانی کے جانور گراں ہو گئے۔ ہم نے پہلے ایک دینار میں خریدا پھر دو میں پھر نہ کم میں ملا نہ زیادہ میں، کرایہ والا ہشام نامی میرا خط امام رضا علیہ السلام کے پاس لے گیا حضرت نے تحریر فرمایا پہلی اور دوسری قیمت دیکھو پھر تیسری قیمت تصدق کر دو۔ (مجہول)

۲۳۔ میں نے کہا ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج کو جاتا ہے اور اس کے حج میں کوئی ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سال آئندہ حج کرنا لازم ہو جاتا ہے یا کفارہ دینا پڑتا ہے فرمایا پہلے شخص کا حج تو پورا ہو گا اور جو غلطی ہوئی ہے اس کا ذمہ دار اجیر ہے۔ (حسن)

۲۴۔ میں نے کہا میں نے ایک کنیز کعبہ کو نذر دی مجھے اس کی قیمت ملتی ہے فرمایا بیچ ڈالو اور اس کی قیمت لے کر حجر کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ندا کرو اور جو حاجی ضرورتمند ہو اسے دو۔ (مجہول)

۲۵۔ میں نے آیہ من دخلہ کان آمنا کے معنی پوچھے۔ فرمایا تم نے ایسا سوال کیا جو کسی نے نہیں پوچھا۔ سنو جو شخص جو کوئی اس گھر میں یہ جان کر آئے کہ یہ وہ گھر ہے کہ جس میں آنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ہم اہلبیت کو اس طرح پہچانے جو حق معرفت ہے تو وہ دنیا و آخرت میں امن سے رہے گا۔ (مجہول)

۲۶۔ میں نے کہا ہم مکہ آئے میرے ساتھی طواف کرنے لگے اور مجھے اپنے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا فرمایا تیرا اجر ان سے زیادہ ہے۔ (مجہول)

۲۷۔ میں محمد بن مصادف کا ہمسفر تھا جب ہم پہنچے تو میں بیمار ہو گیا وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر مسجد میں چلا گیا اس کی اطلاع ابوعبداللہ کو دی گئی آپ نے اس کو کہلا بھیجا کہ تمہارا اس کے پاس بیٹھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر تھا۔ (م)

۲۸۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے میں اپنے والد کے ساتھ کعبہ میں آیا انھوں نے دونوں ستونوں کے درمیان رخامۃ الحمراء پر نماز پڑھی اور فرمایا یہی وہ جگہ ہے جہاں قوم نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر رسولؐ مر جائیں تو امر خلافت کو ہرگز اہلبیت میں سے کسی کی طرف ہرگز نہ جانے دینا میں نے کہا وہ کون لوگ تھے فرمایا اوّل و ثانی اور ابوعبیدہ بن جراح اور سالم بن حبیبہ۔ (ض)

۲۹۔ فرمایا کسی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے اساف اور نائلہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ قریش ان کی پوجا کیوں کرتے تھے فرمایا وہ دو جوان تندرست تھے اور ان میں سے ایک مخنث تھا یہ دونوں طواف بیت کر رہے تھے اور اس وقت وہاں کوئی نہ تھا پس ایک نے اپنے ساتھی سے خلوت کی پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو مسخ کر دیا۔ قریش نے کہا اللہ اگر اس پر راضی نہ ہوتا کہ اس کی عبادت کی جائے تو ان کو اس حالت میں کیوں لاتا۔ (ض)

۳۰۔ حضرت نے فرمایا کہ ابوحنیفہ نے کہا کل جبکہ آپ عرفات میں تھے آپ کے ایک امر نے لوگوں کو تعجب میں ڈالا۔ آپ نے اپنے بدنہ خریدنے میں قیمت کم کرانے کے لئے بڑا جھگڑا کیا حضرت نے فرمایا اللہ اس سے راضی نہیں ہوتا کہ میں اپنے مال میں بے پروائی کروں ابوحنیفہ نے کہا واللہ اس میں اللہ کی مرضی نہیں کم ہو یا زیادہ، ہم آپ کے پاس وہی چیز لاتے ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ (ض)

۳۱۔ فرمایا جائز نہیں کسی کے لئے کہ پشت اور پنڈلیاں کھولے ہوئے کعبہ کے سامنے آئے۔ (ض)

۳۲۔ فرمایا کعبہ نے زبان حال سے اللہ سے شکایت کی مشرکین کی نجس سانسوں کی، خدا نے وحی کی میں ان کو بدل دوں گا ایسے لوگوں سے جو دانتوں کو صاف کریں گے درخت کی شاخ سے، جب اللہ نے حضرت رسول خدا کو مبعوث کیا تو خدا نے جبرئیل علیہ السلام کو مسواک اور خلال کے ساتھ بھیجا۔ (ض)

۳۳۔ میں نے کہا اگر ہم مکہ مدینہ، حیرہ یا کوئی اور فضیلت والی جگہ ہوں اور ایک شخص وہاں وضو کر رہا ہو دوسرا شخص اس کی جگہ پر آکر بیٹھ جائے۔ فرمایا جو پہلے بیٹھا ہے حق اسی کا ہے دن ہو یا رات۔

۳۴۔ فرمایا جو کسی تکلیف وہ امر کی وجہ سے مجبوراً راہ مکہ سے ہٹ گیا ہو اس کے نام پر خدا نیکی لکھتا ہے اور جس کے نام پر نیکی لکھی جائے وہ معذب نہ ہوگا۔ (ض)

۳۵۔ فرمایا جب تک حلق راس نہ ہو حد طواف کعبہ سے نہ ہٹے۔ (حسن)

۳۶۔ فرمایا موسم حج میں اللہ ملائکہ کو انسانی صورت میں بھیجتا ہے تاکہ وہ حاجیوں اور تاجروں کا سامان خریدیں (مکہ اور منیٰ میں تجارت کے فروغ کے لئے) میں نے کہا وہ کیا کرتے ہیں فرمایا دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ (مجہول)

۳۷۔ فرمایا یوم اضحیٰ ان دنوں میں سے ہے جن میں روزہ رکھا جاتا ہے اور یوم عاشورہ ان ایام میں سے ہے جن میں روزہ افطار کر لیا جاتا ہے۔

﴿ ابواب الزيارات ﴾

﴿باب ۲۱۲﴾

☆(زيارة النبي صلى الله عليه وآله)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن أبي نجران قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك ما لمن زار رسول الله صلى الله عليه وآله متعمّداً ؟ فقال : له الجنّة .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن حريز ، عن فضيل بن يسار قال : إنّ زيارة قبر رسول الله صلى الله عليه وآله و زيارة قبور الشهداء و زيارة قبر الحسين عليه السلام تعدل حجّة مع رسول الله صلى الله عليه وآله .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبان ، عن السدوسيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من أتاني زائراً كنت شفيعه يوم القيامة .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عثمان بن عيسى ، عن المعلّى أبي شهاب قال : قال الحسين عليه السلام لرسول الله صلى الله عليه وآله : يا أبتاه ما لمن زارك ؟ فقال رسول الله